بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

❖ جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سیرت اور تاریخ کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

❖ مشرق وسطیٰ میں جنگی حالات کے پیش نظر خصوصی دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13/ اکتوبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض واقعات جو بدر کے موقع پر یا بدر سے واپسی پر پیش آئے، ان کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ ان واقعات میں آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حضرت عائشہ سے شادی کا بھی ذکر ہے۔ اس لیے یہاں اس کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ایک دن حضرت عثمان بن مظعونؓ کی بیوی خولہ بنت حکیم نے آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ شادی نہیں کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا کس سے؟ خولہ نے عرض کی کہ اگر آپ چاہیں تو کنواری بھی موجود ہے اور بیوہ بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر خولہ نے بتایا کہ کنواری تو عائشہ بنت ابو بکرؓ ہے جبکہ بیوہ سودہ بنت زمعہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ! اور ان دونوں کے گھر والوں سے میرے متعلق بات کرو۔ حضرت خولہؓ نے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر رشتے سے متعلق بات پیش کی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رضامندی کے بعد حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ شادی کے بعد حضورِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں فرمایا کہ قبل اس سے کہ مَیں تم سے نکاح کرتا تم مجھے دو مرتبہ رؤیا میں دکھائی گئیں۔

جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی تو آپؓ کی چھوٹی عمر کے متعلق منافقین یا شریروں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ اگر آپ کی عمر کے متعلق کوئی ایسی بات ہوتی تو یہ لوگ ضرور اعتراضات کی بارش کر دیتے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کا نو سال ہونا تو صرف بے سروپا اقوال ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ باوجود صغر سنی کے حضرت عائشہ کا حافظہ اور ذہن غضب کا تھا اور آنحضرت ﷺ وسلم کی تعلیم اور تربیت کے تحت انہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ انتہائی تیزی سے ترقی کی اور دراصل اس چھوٹی عمر میں ان کو اپنے گھر میں لے آنے سے آپؐ کی منشا یہی تھی کہ ان کی تربیت کر سکیں اور تا انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا لمبے سے لمبا موقع مل سکے اور آپ اس نازک اور عظیم الشان کام کی اہل بنائی جاسکیں جو ایک شارع نبی کی بیوی پر عائد ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت کا وہ کام سر انجام دیا جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ احادیث نبویؐ کا ایک بہت بڑا اور ضروری حصہ آپؓ کی روایات پر مبنی ہے۔ آپؓ سے مروی روایات کی تعداد دو ہزار دو سو دس تک پہنچتی ہے۔ آپؓ کے تفقہ فی الدین کا یہ عالم تھا کہ بڑے سے بڑے صحابہؓ بھی اس سلسلے میں آپ سے رابطہ کرتے۔

آپؐ نے ایک موقعے پر فرمایا کہ عورتوں میں کاملات بہت کم گزری ہیں۔ پھر آپ نے آسیہ اہلیہ فرعون اور مریم بنت عمران کا ذکر کیا اور فرمایا کہ عائشہ کو عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو عرب کے دیگر کھانوں پر حاصل ہے۔ حضرت عائشہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد کم و بیش ۴۸؍ سال زندہ رہیں اور ۵۸؍ ہجری کے ماہ رمضان میں اپنے محبوب حقیقی سے جاملیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۶۸؍ سال تھی۔

بدر کے قیدیوں میں آنحضرت ﷺ کی بیٹی حضرت زینبؓ کے خاوند ابوالعاص بن الربیع بھی شامل تھے۔ انہیں آزاد کروانے کے لیے حضرت زینبؓ نے مکّے سے اپنا وہ ہار بھجوایا جو ان کی شادی کے موقعے پر ان کی والدہ حضرت خدیجہؓ نے انہیں دیا تھا۔ آپؐ نے وہ ہار دیکھا تو بہت زیادہ دلگیر ہوگئے اور صحابہ سے فرمایا اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کا یہ ہار بھی واپس کر دو۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور یارسول اللہ! حضورِ اکرم ﷺ نے ابوالعاص کو اس شرط پر رہا کیا تھا کہ وہ مکہ جاتے ہی اپنی اہلیہ زینب کو مدینے ہجرت کی اجازت دیں گے۔ ابوالعاص نے مکہ جاکر زینب کو ہجرت کی اجازت دے دی۔ کچھ عرصے بعد ابوالعاص بھی ہجرت کر کے مدینے آگئے اور یوں خاوند اور بیوی دوبارہ اکٹھے ہوگئے۔

خطبے کے دوسرے حصے میں حضور انور نے فرمایا کہ آج کل جو دنیا کے حالات ہیں ان کے بارے میں اس وقت مَیں دعا کے لیے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ اس جنگ کی وجہ سے اب دونوں طرف کے شہری عورتیں بچے بوڑھے بلا امتیاز مارے جا رہے ہیں یا مارے گئے ہیں۔

اسلام تو جنگی حالات میں بھی عورتوں اور بچوں اور کسی طرح بھی جنگ میں حصہ نہ لینے والوں کو مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی بہت سختی سے تاکید فرمائی ہے۔ دنیا کہہ رہی ہے اور

کچھ حقائق بھی اسی قسم کے ہیں کہ اس جنگ میں پہل حماس نے کی ہے، قطع نظر اس کے کہ اسرائیلی فوج پہلے کتنے ہی معصوم فلسطینیوں کو قتل کر چکی ہے، مسلمانوں کو بہر حال اسلامی تعلیم کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ اسرائیلی فوج نے جو کیا وہ ان کا فعل ہے۔ اس پر رد عمل دینے کے اور طریقے ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی جائز لڑائی ہے تو وہ فوج سے ہو سکتی ہے مگر عورتوں اور بچوں اور بے گناہوں سے نہیں۔

اس لحاظ سے حماس نے جو قدم اٹھایا وہ غلط تھا، اس کا نقصان زیادہ ہوا۔ جو حماس نے کیا اس کا بدلہ حماس تک محدود رہتا تو اچھا تھا۔ مگر جواب اسرائیلی حکومت کر رہی ہے وہ انتہائی خطرناک فعل ہے۔ یوں لگتا ہے کہ یہ سلسلہ اب رکے گا نہیں۔ اسرائیلی حکومت کا تو یہ اعلان تھا کہ ہم غزہ کو بالکل مٹا دیں گے۔ اس کے لیے انہوں نے بے تحاشا بمباری کی، اور پورے شہر کو راکھ کا ڈھیر ہی بنا دیا۔ اب نئی صورت یہ پیدا ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک ملین سے زیادہ لوگ غزہ سے نکل جائیں۔ اس پر شکر ہے کہ کچھ مری مری سی ہی سہی کچھ تو آواز اقوام متحدہ کی نکلی ہے کہ یہ انسانی حقوق کی پامالی ہے اور یہ غلط ہو گا۔ بجائے اس کے کہ سختی سے اس کو کہیں کہ یہ غلط ہے درخواست ہی کر رہے ہیں ابھی بھی۔ بہر حال ان معصوم شہریوں کا جو جنگ نہیں کر رہے کوئی قصور نہیں۔ اگر دنیا اسرائیلی عورتوں اور بچوں کو معصوم سمجھتی ہے تو یہ فلسطینی عورتیں اور بچے بھی معصوم ہیں۔ ان اہل کتاب کی اپنی کتاب بھی یہی کہتی ہے کہ اس طرح کا قتل و غارت جائز نہیں۔ مسلمانوں پر الزام ہے کہ انہوں نے غلط کیا تو یہ لوگ اپنے گریبانوں میں بھی جھانکیں۔

بہر حال ہمیں بہت دعا کی ضرورت ہے۔ فلسطین کے سفیر نے یہاں یہی کہا ہے کہ حماس ایک جنگجو گروہ ہے وہ حکومت نہیں ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ سوال اٹھایا اور ان کی یہ بات درست ہے کہ اگر حقیقی انصاف قائم کیا جاتا تو یہ باتیں پیدا ہی نہ ہوتیں۔ اگر بڑی طاقتیں اپنے دہرے معیار نہ رکھیں تو ایسی بدامنی اور یہ جنگیں کبھی نہ ہوں۔ یہی باتیں میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں ایک عرصہ سے کہہ رہا ہوں لیکن سامنے سے یہ کہتے ہیں ٹھیک ہے لیکن عمل کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اب تمام بڑی مغربی طاقتیں انصاف کو ایک طرف رکھ کر فلسطین پر ظلم کے لیے اکٹھی ہو رہی ہیں اور ہر طرف سے فوجیں بھجوانے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ میڈیا میں غلط رپورٹنگ ہو رہی ہے۔ یہ لوگ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے اصول پر کاربند ہیں۔ جن کے ہاتھ میں دنیا کی معیشت ہے اِنہوں نے اُن کے آگے ہی جھکنا ہے۔ اگر جائزہ لیا جائے تو لگتا ہے کہ بڑی طاقتیں جنگ بھڑکانے میں لگی ہوئی ہیں۔ یہ جنگ ختم کرنا نہیں چاہتے۔

پہلی جنگِ عظیم کے بعد لیگ آف نیشنز بنائی گئی مگر انصاف نہ کرنے کی وجہ سے وہ ناکام ہوئی اور دوسری عالمی جنگ ہو گئی۔ جس میں سات کروڑ انسان اپنی جان سے گئے۔ پھر اقوام متحدہ بنائی گئی مگر اب اس کا بھی یہی حال ہو رہا ہے اور وہ بھی بری طرح ناکام ہو رہی ہے۔ یہ بنائی تو اس لیے گئی تھی کہ اس کے ذریعے انصاف قائم کیا جائے گا اور

مظلوموں کا ساتھ دیا جائے گا۔ جنگوں کے خاتمے کی کوشش ہو گی۔ مگر ان مقاصد کا دُور دُور تک پتا نہیں ہے۔ ہر کوئی اپنے مفادات کے لیے کوشاں ہے۔ اب جب اس ناانصافی کی وجہ سے جنگ ہو گی تو اس سے ہونے والے نقصان کا عام آدمی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔

ایسے حالات میں مسلمان ملکوں کو چاہیے کہ ہوش سے کام لیں اور اپنے اختلافات مٹا کر وحدت قائم کریں اور یہی دنیا سے فساد دور کرنے کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ پھر ایک ہو کر اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے مظلوم کے حقوق ہر جگہ قائم کرنے کے لئے بھرپور آواز اٹھائیں۔ ایک ہوں گے وحدت ہو گی تو آواز میں بھی طاقت ہو گی ورنہ معصوم مسلمانوں کی جانوں کے ضائع ہونے کے یہ لوگ ذمہ دار ہوں گے مسلمان حکومتیں ذمہ دار ہوں گی۔

مسلمان طاقتوں کو چاہیے کہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ مسلمان حکومتوں کو عقل دے اور یہ ایک ہو کر انصاف قائم کرنے والے بنیں۔ دنیا کی طاقتوں کو بھی عقل عطا فرمائے کہ یہ دنیا کو جنگ میں دھکیلنے کی بجائے اسے تباہی اور بربادی سے بچانے کی کوشش کریں۔ ان بڑی طاقتوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر تباہی ہو گی تو یہ بڑی طاقتیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔

ہمارے پاس تو دعا کا ہتھیار ہے اس لیے ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اس حوالے سے دعا کرنی چاہیے۔ غزہ میں بعض احمدی گھرانے بھی گھرے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی محفوظ رکھے اور سب معصوموں کو محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ حماس کو بھی عقل دے اور یہ لوگ خود اپنے لوگوں پر ظلم کرنے کے ذمہ دار نہ بنیں۔ کسی قوم کی دشمنی انصاف سے دور کرنے والی نہ ہو، یہی قرآن کریم کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑی طاقتوں کو بھی توفیق دے کہ یہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے امن قائم کرنے والی بنیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دنیا میں امن اور خوشحالی دیکھنے والے ہوں۔ آمین

خطبے کے آخری حصے میں حضورِ انور نے دو مرحومین مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب آف لندن (جنازہ حاضر) اور مکرمہ وسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شفیق سہگل صاحب آف پاکستان کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ اور مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔
عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔